بسم الله الرحمن الرحيم حامداً ومصلياً ومسلماً

قال الله تعالیٰ وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

الحمد لله

رسالہ

مسلک اہلحدیث

یعنی اہل سنت الجماعت

مرتبہ

احقر العباد محمد صدیق (فیروزپوری) مدرس مدرسہ دار الحدیث لدھیانہ۔

ملنے کا پتہ:- دار الحدیث محلہ اعوآناں لدھیانہ

سنہ ۱۹۳۶ء

لدھیانہ چھپا از ... اہلحدیث لدھیانہ

وجہ تالیف

عوام الناس کو جس قدر جماعت اہل حدیث کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ اسکی سب سے بڑی وجہ مذہب اہلحدیث سے ناواقفیت ہے اور ضدی اور متعصب علماء کے وہ غلط الزامات ہیں۔ جو انہوں نے اس جماعت کو بدنام کرنے کیلئے اختراع کئے ہیں۔

بابو عبد المجید صاحب انصاری رشید روڈ لدھیانہ نے مجھے کہا کہ ایک مختصر عام فہم رسالہ مرتب کیا جائے جس میں مسلک اہلحدیث کی وضاحت ہو۔

ان کی اس استدعا پر میں نے رسالہ ہذا مرتب کیا ہے جس میں مسلک اہلحدیث کی وضاحت کے علاوہ اہلحدیث جماعت کی صداقت پر بزرگان دین کی دس شہادتیں لکھی ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

امید ہے۔ کہ یہ رسالہ حق پسند حضرات کے رفع شکوک کے علاوہ مشعل راہ ہدایت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

محمد صدیق عفی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسلکِ اہلحدیث

ویسے تو ملت اسلامیہ کا ہر فرقہ مدعی صداقت ہے لیکن اپنے دعویٰ میں وہی جماعت صادق ہو سکتی ہے۔ جو معیارِ صداقت پر پوری اُترے۔ ورنہ اس کا دعویٰ بلا دلیل کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

معیارِ صداقت

صداقت کا معیار کونسا ہے۔ اسکی تشریح خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی۔ انہیں سے ایک فرقہ حق پر ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کونسا؟ آپ نے فرمایا۔ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ (مشکوٰۃ) جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں وہی جماعت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معیارِ صداقت آنحضرت صلعم اور صحابہ کا طریق کار ہے اور یہ ظاہر ہے کہ صحابہؓ کا طریق آپ کے طریق سے جدا نہ تھا اور وہ وہی ہے جس پر رسول اللہ صلعم نے اپنے صحابہؓ کو چھوڑا جس کی وضاحت اس حدیث میں ہے:

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَ سُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ (مشکوٰۃ) میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں جب تک ان دو پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسرے میری سنت۔

اب غور طلب امر یہ ہے کہ جب صحابہ کا طریق کتاب سنت ہے جو بعینہٖ مَا اَنَا عَلَیْہِ ہے تو پھر معیارِ صداقت مَا اَنَا عَلَیْہِ ہی کافی تھا اسکے بعد وَاَصْحَابِیْ بڑھا کر

صحابہؓ کو معیار صداقت قرار دینے میں کیا حکمت ؟ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب و سنت پر عمل کی وہی صورت صحیح ہے جو صحابہؓ کے موافق ہو اور جو صورت صحابہ کے خلاف ہو اس میں صداقت نہیں۔

مخالفت صحابہؓ کی ایک صورت

صحابہ کرام کی مخالفت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک شخص کو معین کر کے اسکی ماتحتی میں کتاب و سنت کو سمجھا جائے۔ حالانکہ صحابہ کرام نے حصول احکام شریعت میں کسی شخصیت معینہ کا التزام نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے جب سوال ہوا کہ تو علوی ہے یا عثمانی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نہ علوی ہوں اور نہ عثمانی بَلْ اَنَا عَلٰی مِلَّةِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کار پر ہوں۔ صحابہ کرام کے بعد تابعینؒ ائمہ دین کا بھی یہی مسلک تھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب صحابہ اور تابعینؒ کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

مسلک صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ

وَقَدْ صَحَّ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ وَالْمَنْعِ مِنْ اَنْ يَّقْصُدَ اَحَدٌ اِلٰى قَوْلِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ اَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَاْخُذَهُ كُلَّهُ (عقد الجید مترجم ص۶۸)

تمام صحابہؓ اور تابعین کا اجماع ہے کہ پیغمبر کے علاوہ موجودہ یا گذشتہ میں سے کسی کے تمام اقوال پر عمل کرنے سے اپنے آپکو اور دوسروں کو روک دیا جائے یہی دستور ائمہ اربعہ کا تھا۔

مسلک امام مالکؒ

امام مالکؒ فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِیُٔ وَ اُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَأْیِیْ فَکُلَّمَا وَافَقَ الْکِتَابَ السُّنَّۃَ فَخُذُوْہُ وَ کُلَّمَا لَمْ یُوَافِقِ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ فَاتْرُکُوْہُ (ایقاظ ص۱۰۲)

میں انسان ہوں میرے فتوے میں خطا او صواب کا احتمال ہے۔ اگر کتاب و سنت کے مطابق ہو عمل کرو ورنہ چھوڑ دو۔

فرید ارشادی۔ مَامِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَھُوَ مَاْخُوْذٌ مِنْ کَلَامِہٖ وَ مَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم (حجۃ اللہ البالغہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر ایک کا فتوے رد و قبولیت کی حیثیت رکھتا ہے۔

مسلک امام ابو حنیفہؒ

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:۔ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ (شامی ص۔) کہ میرا مذہب صحیح حدیث ہے۔ لَا یَنْبَغِیْ لِمَنْ لَمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُفْتِیَ بِکَلَامِیْ (عقد الجید) کسی شخص کو لائق نہیں کہ بغیر دلیل (قرآن و حدیث و اجماع) معلوم کرنے کے میرے کلام پر فتوے دے۔ بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا:

اِذَا کَانَ قَوْلُ الصَّحَابَۃِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ (عقد الجید ص۵۳)

اگر میرا کوئی قول صحابہؓ کے قول کے خلاف ہو۔ تو میرے قول کو چھوڑ کر ان کے قول پر عمل کیا جائے۔

مسلک امام شافعیؒ

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:۔

اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكَانَ النَّبِیُّ صلعم قَالَ خِلَافَ قَوْلِیْ فَمَا یَصِحُّ مِنْ حَدِیْثِ النَّبِیِّ صلعم اَوْلٰی فَلَا تُقَلِّدُوْنِیْ (عقد الجید)	جب میں کوئی فتوےٰ دوں اور حدیث رسول اس کے خلاف ہو تو میرے فتوے کو چھوڑ کر حدیث صحیح پر عمل کرو اور میری تقلید نہ کرو۔

مسلک امام احمدؒ

امام احمدؒ کہتے ہیں لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَلَا الْاَوْزَاعِیَّ وَلَا النَّخَعِیَّ وَلَا غَیْرَهُمْ وَخُذِ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ (الیواقیت ص)	نہ میری تقلید کرو نہ امام مالک اوزاعی نخعی اور نہ کسی اور کی بلکہ قرآن و حدیث سے احکام لو۔

مسلک شاہ عبدالقادر جیلانیؒ

شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

اِجْعَلِ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ اِمَامَکَ وَانْظُرْ فِیْهِمَا بِتَامُّلٍ وَّتَدَبُّرٍ وَلَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِیْلِ وَالْهَوَسِ (فتوح الغیب ص)	قرآن و حدیث کو اپنا امام بناؤ اسی میں غور و فکر کرو کسی کے خیال اور رائے پر مغرور نہ ہونا چاہیے۔

مسلک جماعت اہلحدیث

اہلحدیث جماعت کا مسلک کتاب و سنت ہی ہے انپر عمل کرنے کیلئے اس جماعت نے صحابہ کرام و تابعین عظام و بزرگان دین کی روش اور طریق کار کو اختیار

کیا ہے۔ بنا بریں اُنھوں نے اتباع شریعت میں کسی ایک کا التزام نہیں کیا کیونکہ اس التزام اور تقلید شخصی میں کتاب سنت پر پورے طور سے عمل نہیں ہو سکتا کیونکہ آنحضرت صلعم کے بعد ہر شخص کے اقوال میں خطا و ثواب کا احتمال ہے۔

ابتدائے تقلید شخصی

یہی وجہ تھی کہ اسکا رواج خیر قرون میں نہیں ہوا شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں

اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا قَبْلَ الْمِائَۃِ الرَّابِعَۃِ غَیْرَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ لِمَذْھَبٍ وَّاحِدٍ۔

چوتھی صدی سے پیشتر لوگ تقلید شخصی پر جمع نہ تھے۔

(حجۃ اللہ البالغہ)

اہلحدیث

مندرجہ بالا عبارات سے واضح ہو چکا ہے کہ صحابہ کرامؓ تابعینؒ و دیگر تمام بزرگان دین عامل اہلحدیث تھے لہذا نسبت حدیث کا نمایاں طور پر ظہور نہ ہوا۔ جب اسلام میں چوتھی صدی کے بعد فرقہ بندی شروع ہوئی اور لوگوں نے اپنے طور پر علیحدہ علیحدہ بزرگوں کا انتخاب کر کے انکے تمام اقوال و اجتہادات کو حجت اور قابل عمل قرار دیکر اپنے آپکو ان بزرگوں کی طرف منسوب کیا اسوقت اس جماعت نے انکے مقابلہ میں اتباع حدیث کی تبلیغ کی۔ اسی سبب سے انکی نسبت حدیث کی طرف ہوئی اور یہ جماعت اہلحدیث کے لقب سے مشہور ہوئی

اہل سنت والجماعت اہل حدیث ہیں

شاہ عبدالقادر جیلانیؒ اہل حدیث جماعت کے ساتھ دیگر جماعتوں کے طعن و

تشنیع کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

كل ذلك عصبة وغيظ لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهم اصحاب الحديث (غنية الطالبين صفحہ ۲۹۵)

کہ یہ طعن و تشنیع تعصب وغیرہ کی بنا پر ہے۔ ورنہ اہل سنت کا نام سوائے اہل حدیث کے اور کوئی نہیں۔

اہلحدیث جماعت کا امام

قرآن مجید سورہ بنی اسرائیل میں ہے۔ یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر جماعت کو انکے امام کے نام پر بلائینگے۔ اس آیت کی تفسیر میں سلف سے منقول ہے:۔

هذا اكبر شرف لاصحاب الحديث لان امامهم النبي صلى الله عليه وسلم (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۵۲)

کہ جماعت اہلحدیث کو یہ شرف حاصل ہے کہ انکو قیامت کے دن آنحضرت صلعم کے نام پر بلایا جائیگا۔ کیونکہ انکے امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اہل حدیث جماعت کی صداقت پر

بزرگان دین کی شہادتیں

ہادی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی شہادت۔ آپ فرماتے ہیں:۔

لا تزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم

میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے دین پر ہر زمانہ میں قائم رہیگی انکا

وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ۔ مخالف اور اس کی مدد نہ کرنے والا کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا (بخاری و مسلم)

آپ کی اس شہادت سے تین باتیں معلوم ہوئیں :-

(ا) اس جماعت کا وجود ہر زمانہ میں قیامت تک رہیگا۔

(ب) یہی جماعت حق اور دین اللہ پر قائم ہے۔

(ج) مخالف کے ضرر سے محفوظ رہیگی۔

لازمی طور پر آپکی یہ شہادت صحابہ کرامؓ تابعینؒ و تبع تابعینؒ کیلئے تھی انکے بعد اس شہادت کے لائق وہی جماعت ہو سکتی ہے جنہوں نے سلف صالحین کے طرز عمل کو اختیار کیا ہے اور وہ جماعت اہل حدیث کی جماعت ہے جو ان کے نقش قدم پر ہیں جسکی وضاحت اوپر ہو چکی ہے۔

تقلید شخصی کا رواج زمانہ خیر قرون کے بعد ہوا ہے اسلئے آپکی اس شہادت کے مقلدین حقدار نہیں ہیں۔ کیونکہ انکا وجود خیر زمانہ میں نہیں۔

حضرت علی بن مدینیؒ کی شہادت

حدیث مذکور کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ۔ (اس جماعت سے مراد اہلحدیث جماعت ہے (ترمذی۔ باب ما جاء فی اہل الشام)

حضرت یزید بن ہارونؒ کی شہادت

اسی حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اِنْ لَمْ یَکُوْنُوْا اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ فَلَا اَدْرِیْ مَنْ ھُمْ (شرف اصحاب الحدیث) اگر اس طائفہ سے مراد اہلحدیث

جماعت نہیں تو پھر مجھے پتہ نہیں کہ کونسی جماعت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی شہادت

حدیث مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس طائفہ سے مراد
ھُمْ عِنْدِیْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ میرے نزدیک اہلحدیث جماعت ہے۔ (شرف اصحاب الحدیث)

امام شافعیؒ کی شہادت

قَالَ عَلَیْکُمْ بِاَھْلِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّھُمْ اَکْثَرُ صَوَابًا عَنْ غَیْرِھِمْ۔
جماعت اہلحدیث میں شامل ہو جاؤ دیگر جماعتوں سے انکا راستہ صحیح اور درست ہے (اعلام الموقعین)

امام احمد بن حنبلؒ کی شہادت

امام صاحب حدیث تفترق امتی علی ثلاث وسبعین بیان کرکے فرماتے ہیں:۔
اِنْ لَّمْ یَکُوْنُوْا اَھْلَ الْحَدِیْثِ فَلَا اَدْرِیْ مَنْ ھُمْ۔
اگر ناجی فرقہ جماعت اہل حدیث نہیں تو پھر مجھے علم نہیں کہ دوسرا کونسا ہے

خلیفہ ہارون رشید کی شہادت

فرماتے ہیں کہ میں نے کفر کو جہمیہ میں دیکھا شور وشر معتزلہ میں جھوٹ رافضیوں میں
وَطَلَبْتُ الْحَقَّ فَوَجَدْتُہٗ مَعَ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ۔ کہ حق کو تلاش کیا تو وہ جماعت اہلحدیث میں ملا (شرف اصحاب الحدیث ص۲)

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کی شہادت - بدعتیوں کی علامات کا

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وَمَا اسْمُ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ کہ اہل سنت والجماعت اہلحدیث ہیں۔ آگے فرماتے ہیں وَهُمْ اَنَّهَا فِرْقَةُ النَّاجِیَةُ کہ یہی ناجی جماعت ہے (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۰۸)

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی شہادت

آپ فرماتے ہیں کہ تُعْرَضُ الْمَسَائِلُ الْمَنْقُوْلَةُ عَنِ الْاِمَامِ مٰلِكٍ وَالْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ وَالْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ مِنَ الْمُجْتَهِدِیْنَ اَلْاَحَادِیْثِ وَمَا اَصَابَهُمْ وَقَادَاهُمْ عَلٰی نَصِّ صَحِیْحٍ (عقد الجید)

کہ مجتہدین مثلاً امام مالک و امام شافعی و امام ابو حنیفہ وغیرہم کے تمام مسائل منقولہ کو احادیث صحیحہ پر پرکھا جائے موافق ہوں تو عمل کرو ورنہ چھوڑ دو یہی مسلک جماعت اہلحدیث کا ہے

مولانا عبد الحی صاحب حنفی لکھنوی کی شہادت

آپ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اَكْثَرَ الْمَسَائِلِ الْفَرْعِیَّةِ وَالْاَصْلِیَّةِ الَّتِیْ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِیْهَا فَمَذْهَبُ الْمُحَدِّثِیْنَ اَقْوٰی مِنْ مَذَاهِبِ غَیْرِهِمْ

کہ تمام فروعی اور اصولی متنازعہ فیہ مسائل میں محدثین کا مذہب دوسرے مذاہب سے قوی ہے۔ (امام الکلام)

آگے لکھتے ہیں:۔

حَشَرَنَا اللّٰهُ فِیْ زُمْرَتِهِمْ وَاَمَاتَنَا

اللہ تعالیٰ اسی جماعت میں ہمارا حشر کرے

علیٰ حُبِّ خُرُدِ سِیَر تھیو۔ انکی محبت و اخلاق پر [illegible]
دنوشی، علاوہ ازیں اور بہت سی شہادتیں ہیں جنکو بخوف طوالت چھوڑ دیتی ہیں

ضروری گذارش

اب بھی اگر کوئی متعصب اس جماعت کو لامذہب وہابی وغیرہ [illegible] مطعون کرے تو اسے مبارک لیکن خدارا انسے اتنا تو خیال کرنا چاہیئے کہ نہیں وہ جماعت اہلحدیث کے ساتھ تمام بزرگانِ دین کو انہی الزامات کا مورد قرار نہیں دیتا۔ کیونکہ جماعت اہلحدیث کا مسلک انکے مسلک سے جدا نہیں

وَاٰخرِ دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؁

تقریظ از جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مفتی اعظم شیخی و استاذی حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب [illegible]

آپ فرماتے ہیں۔ میں نے رسالہ مسلک اہلحدیث دیکھا۔ اور اس کے مضامین میں پورا غور کیا۔ مولوی محمد صدیق کی یہ خدمت قابل قدر ہے۔ جنہوں نے یہ رسالہ لکھکر جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے۔

یہ رسالہ اسم با مسمّیٰ ہے مسلک اہلحدیث بالکل یہی ہے۔ جو اسمیں مفصل مذکور ہے اسکے علاوہ جو مسلک اہلحدیث بیان کرے وہ مسلک اہلحدیث نہیں اسکا اپنا اختراع ہے۔ اہلحدیث اس سے بری ہیں۔ عبد اللہ امرتسری

ملنے کا پتہ نمبر ۲۔ شیخ عبد المجید انصاری بمکان سیٹھ حاجی عبد الرشید۔ رشید روڈ۔ لدھیانہ

جنڈو الیکٹرک پریس لدھیانہ